باب چہارم

ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام

ا۔ حضرت امام حسینؓ

مقاصد تدریس

اس سبق کا مطالعہ کر کے طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ معلومات دے سکیں گے کہ:
- ☆ حضور ﷺ کو حضرت امام حسینؓ سے کتنا پیار تھا۔ ☆ حضرت امام حسینؓ نے یزید کی بیعت سے انکار کیوں کیا۔
- ☆ حضرت امام حسینؓ نے سر کٹوا دیا مگر آپؓ نے اسلام کا نام بلند کر دیا۔

حضرت امام حسینؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ اور سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے فرزند تھے۔ سن ۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ اپنے بڑے بھائی حضرت حسنؓ سے عمر میں ایک برس چھوٹے تھے۔ اپنے بڑے بھائی کی طرح آپؓ کا بچپن بھی رسول اللہ ﷺ کے سایے میں گزرا۔ آپؓ صورت و سیرت میں اپنے نانا کے بہت مشابہ تھے۔ جناب سرورِ کائنات ﷺ کو آپؓ سے بے حد محبت تھی۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ حسینؓ میرا ہے اور میں حسینؓ کا ہوں۔

حضرت امام حسینؓ کا بچپن جناب رسالت مآب ﷺ کے سایہ عافیت میں گزرا۔ آپؓ سات برس کے تھے کہ حضور ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ چھ ماہ بعد والدہ ماجدہ بھی انتقال کر گئیں۔ شفیق باپ نے پرورش کی۔ حضرت حسینؓ نے علم میں کمال حاصل کیا۔ عمر کے ساتھ ساتھ طبیعت کا جوہر روشن تر ہوتا گیا۔ بلوغ کی منزل میں قدم رکھا تو حضرت حسینؓ علمی اور روحانی دونوں لحاظ سے انسانیت کے کمال پر تھے۔ حضرت حسینؓ نے دین اور ملت کی راہ میں وقتاً فوقتاً بے مثال کارنامے سرانجام دیئے۔

آپؓ اپنے والدِ ماجد حضرت علی المرتضیٰؓ اور اپنے بھائی حضرت حسنؓ کے دستِ راست رہے۔ صحابہ کرامؓ اپنی اولاد سے بڑھ کر حضرت امام حسینؓ سے محبت کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے پانچ ہزار درہم وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ دیگر مواقع پر بھی آپؓ کو تحفے تحائف دیئے جاتے۔ حضرت حسنؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے جب صلح کر لی تو حضرت حسینؓ مدینہ میں مقیم ہو گئے اور اسلام کی خدمت میں مصروف رہے۔

یزید کی بیعت سے انکار

حضرت علیؓ کی وفات کے بعد امام حسنؓ نے خلافت سے دستبرداری اختیار کر کے امیر معاویہؓ سے صلح کر لی۔ لیکن امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد خلافت کے مسئلے نے شدت اختیار کر لی۔ امام حسینؓ اور آپ کے چند ہم خیال ساتھیوں نے امیر معاویہؓ کے بیٹے یزید کی خلافت کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس کی بیعت نہیں کی۔ کیونکہ آپ اسے خلافت کا اہل نہیں سمجھتے

تھے۔ آپؓ نے یزید کی خلافت کے خلاف جہاد کر کے اسلام کی عزت وعظمت کو ہمیشہ کے لئے بچالیا۔

حضرت امام حسینؓ یزید کے کردار سے اچھی طرح واقف تھے۔ اس لئے جب مدینہ منورہ کے گورنر ولید نے آپؓ کو بیعت کے لئے بلایا تو آپ نے انکار کر دیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اس کی سیرت پاکیزہ نہ تھی۔ اسلامی حکومت کا یہ سربراہ نہیں ہوسکتا تھا۔ آپؓ کے نزدیک یزید خلافت کا کسی طور اہل نہیں تھا۔

اسی دوران میں کوفہ کے لوگوں نے آپؓ کو بلایا اور یقین دلایا کہ آپؓ کوفہ آجائیں آپؓ کی بیعت کی جائے گی اور اُمت کو نااہل حکمران سے نجات دلائی جائے گی۔

حضرت امام حسینؓ نے کوفیوں کے مطالبہ پر اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیلؓ کو کوفہ بھیجا۔ جہاں ان کا پُرتپاک طریقے سے استقبال کیا گیا۔ یہاں کے حالات دیکھ کر مسلم بن عقیلؓ نے امام حسینؓ کو کوفہ میں تشریف لانے کو لکھا۔ اسی دوران یزید نے کوفہ کے گورنر نعمان بن بشیر کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ اس نے بیعت کرنے والوں پر اتنی سختی کی کہ وہ تمام مسلم بن عقیلؓ کا ساتھ چھوڑ گئے۔ حضرت امام حسینؓ مدینہ سے مکہ آئے اور وہاں سے کوفہ روانہ ہو گئے۔ جب آپؓ مکہ سے روانہ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے روکنا چاہا تو آپؓ نے فرمایا کہ میں عزم کر چکا ہوں۔ چنانچہ آپؓ نے ۸ ذوالحج کو مکہ سے کوچ کیا۔ آپؓ کے ساتھ آپ کے کنبہ کے ۷۲ افراد شامل تھے۔ مکہ کے سفر میں آپؓ کی ملاقات مشہور شاعر فرزدق سے ہوئی جو کوفہ سے واپس آرہا تھا۔ حضرت امام حسینؓ نے اس سے اہلِ کوفہ کا حال پوچھا۔ فرزدق بولا ''ان کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور تلوار یزید کے ساتھ''۔ آپؓ نے اللہ کے توکل پر سفر جاری رکھا۔

مقام ثعلبیہ پر راستے میں مسلم بن عقیلؓ کی شہادت کی خبر ملی۔ آپؓ کے بعض ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ واپس مدینہ چلیں کیونکہ اہلِ کوفہ نے بے وفائی کی ہے۔ حضرت امام حسینؓ نے ارشاد فرمایا ''جو آدمی جانا چاہے آزاد ہے لیکن کسی نے آپؓ کا ساتھ نہ چھوڑا''۔ آپؓ منزل کی طرف آگے بڑھے۔ آپ کی آمد کی خبر سن کر ابن زیاد نے حر بن یزید کو ایک ہزار کے دستہ سے مقام اشراف پر پہنچایا اور آپؓ کا راستہ روک لیا۔

میدان کربلا

یزید کے فوجیوں نے حضرت امام حسینؓ کو ایسی جگہ روکا جہاں پانی، کھانا اور رہائش کا انتظام نہ تھا۔ یہاں لشکر یزید نے آپ کو اور آپؓ کے ساتھیوں کو گھیر لیا۔ آپؓ نے تین صورتیں پیش کیں:

۱۔ مجھے واپس جانے کی اجازت دی جائے۔

۲۔ مجھے یزید کے پاس پہنچا دو تاکہ میں اس سے خود بات کروں۔

۳۔ مجھے سرحدوں پر بھیج دو جہاں میں جہاد میں حصہ لے سکوں مگر آپ کی بات نہیں مانی گئی۔

حضرت امام حسینؓ جنگ میں پہل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ دشمن نے آپؓ پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا اور کثیر فوج

کے ساتھ آپؓ پر حملہ آور ہو گیا۔ آپؓ نے اور آپؓ کے جانثار ساتھیوں نے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ دس محرم الحرام کو دشمن نے ہر طرف سے یلغار کر دی۔ آپؓ نے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ آپؓ کے خاندان میں سے سوائے حضرت امام زین العابدین کے جو بیمار تھے کوئی نہ بچا تمام شہید ہو گئے۔

مقصد شہادت

حضرت امام حسینؓ نے ۱۰ محرم الحرام سن ۶۱ ہجری کو میدان کربلا میں لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ انہوں نے حق و صداقت اور دین اسلام کے تحفظ کی خاطر نہ صرف اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا بلکہ اپنے کنبے کے بہترین قیمتی لعل بھی دین کی خاطر قربان کر دیئے۔ آپؓ نے رہتی دنیا تک یہ ایک روشن مثال قائم فرما دی کہ دین اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دو مگر غلط اور برے آدمی کی بیعت نہ قبول کرو۔ آپؓ صحیح معنوں میں حق کے داعی اور علمبردار تھے۔

کرتی رہے پیش شہادت حسینؓ کی — آزادی حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر — لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

مشق

1۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

i) آنحضرت ﷺ اپنے پیارے نواسے حضرت امام حسینؓ سے کتنی محبت فرماتے تھے؟ اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

ii) حضرت امام حسینؓ (سید الشہداء) کی شہادت کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

i) مسلم بن عقیلؓ حضرت امام حسینؓ کے .... بھائی تھے۔

ii) حضرت امام حسینؓ مکہ سے .... کیلئے روانہ ہوئے۔

iii) .... کے حکم پر مسلم بن عقیلؓ کو قتل کیا گیا۔

iv) حضرت امام حسینؓ نے .... کی بیعت سے انکار کیا تھا۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

i) حضرت امام حسینؓ نے یزید کی بیعت کا انکار کیوں کیا تھا؟

ii) حضرت امام حسینؓ کی شخصیت کے نمایاں پہلو لکھیئے۔

(iii حضرت امام حسینؓ نے اپنی جان کا نذرانہ دیکر کس چیز کو زندگی عطا کردی؟

4۔ جملوں میں چھپا اشارہ ڈھونڈیئے۔

(i ۱۰محرم الحرام ۶۱ ہجری، میدان کربلا

(ii چچازاد بھائی، کوفہ کے حالات کی خبر گیری، قتل

(iii امیر معاویہؓ کا جانشین، نااہل

(iv دعوتی خطوط، ساتھ دینے کا وعدہ، دھوکہ